دل کی بات

سقوطِ کابل اور پاکستان میں دینی جماعتوں کا مستقبل

افغانستان میں آگ اور خون کا کھیل ہنوز جاری ہے۔ دنیا کے چالیس سے زائد ممالک نے امریکہ کی قیادت میں متحد ہو کر غریب ترین ملک افغانستان کو، تباہ و برباد کر دیا ہے۔

تاریخ میں انسانی ہلاکتوں کیلئے اتنا بارود کبھی استعمال نہیں ہوا، جتنا افغان سرزمین پر برسایا گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں نہتے اور بے گناہ شہری جاں بحق ہوئے۔ تحفظ حقوقِ انسانی کے نام نہاد ٹھیکیدار امریکہ سے پوچھنے والا کوئی نہیں کہ اس نے انسانوں کو بے گناہ کیوں قتل کیا؟ دنیا کی کسی عدالت میں انسانیت کے قاتل امریکہ کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔ امریکہ نے اپنے چالیس چور اتحادیوں کے ساتھ مل کر افغانستان میں جو ظلم اور قتل عام کیا ہے۔ اُسے بہر حال اس کی قیمت چکانا پڑے گی۔ اللہ کی عدالت سے یقیناً عدل ہوگا۔ امریکی اتحادی بھی ظلم کے حصے دار بننے کی سزا بھگتیں گے۔ مکافاتِ عمل شروع ہے اور ''سب سے پہلے پاکستان'' اس کی زد میں ہے۔

ہماری حکومت نے جو پالیسی اپنائی اور اپنے لئے جہاں کھڑا ہونا پسند کیا، اس کے نتائج پوری قوم بھگت رہی ہے اور مزید بھگتے گی۔ ملکی دفاع و سلامتی، اعتقادی و جغرافیائی سرحدات، سب کچھ غیر محفوظ ہو گیا ہے۔ امریکہ مکمل طور پر ہمارے معاملات میں نہ صرف دخیل ہو گیا ہے بلکہ ہم پر قابض ہو گیا ہے۔

طالبان کی حکومت کا خاتمہ دراصل امارتِ اسلامیہ کا خاتمہ ہے۔ خلافت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد امتِ مسلمہ کو سب سے بڑے صدمے اور گہرے زخم سے دوچار کیا گیا ہے۔ خلافت عثمانیہ، نصرانیوں اور یہودیوں نے ختم کی تھی تو آج امارت اسلامیہ بھی انہی دونوں نے مل کر ختم کی ہے۔ مسلمانوں میں سے غدار تب بھی انہیں میسر آ گئے تھے اور آج بھی ارزاں دستیاب ہیں۔ طالبان کی پسپائی اندرونی اور بیرونی غداروں کی کوشش و کاوش ہی کا شاخسانہ ہے۔ ''سقوطِ کابل''..... ''سقوطِ ڈھاکہ'' سے بڑا سانحہ ہے۔ یہی نہیں...... یہ بہت سے آئندہ سانحوں کا پیش خیمہ ہے۔ پاکستان کی دینی جماعتوں اور دینی مدارس کے بارے میں حکمرانوں کا لہجہ جارحانہ اور غیر شریفانہ ہو گیا ہے۔ آخر امریکہ کا اتحادی ہونے کا کوئی نتیجہ تو نکلنا ہے۔ صدر مملکت فرماتے ہیں:

۱۔ اب انتہا پسندوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا

۲۔ چند شدت پسندوں نے پوری قوم کو یرغمال بنا رکھا ہے

۳۔ جلد ہی ان کے خلاف ایکشن لیں گے

انہوں نے ایک ہی سانس میں کتنی ساری باتیں کہہ ڈالی ہیں۔ وزیر خارجہ تو بہت ہی بے باک ہوگئے ہیں۔ اُن کے بس میں ہوتو وہ ایک ہی جست میں پاکستان کے تمام دینی مدارس اور دینی جماعتوں کو پیس کر رکھ دیں۔ کیونکہ امریکہ کا حکم یہی ہے۔

یہ امتحان کا وقت ہے۔ تمام دینی جماعتوں کے سربراہوں کو سر جوڑ کر بیٹھنا ہوگا۔ ہمیں اس امتحان میں سرخرو ہونا ہے۔

ہم، جو اعتدال پسند ہیں ــــــ امن پسند ہیں ــــــ محب وطن ہیں ــــــ پھر ہمیں ہی الزام و دشنام کیوں؟ وہ جو، ملک و قوم کے غدار ہیں ــــــ دین سے بیزار ہیں ــــــ وہ سب آزاد ہیں ــــــ کہ ''سنگ و خشت ہیں مقید اور سگ آزاد''

ہمیں اپنے آئینی حقوق کی بحالی اور تحفظ کی طرف توجہ کرنا ہوگی۔ اپنی سیاسی قوت کو مجتمع بھی کرنا ہوگا اور ان تمام مسائل کا سیاسی حل بھی تلاش کرنا ہوگا، لیکن سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر، ہمیں ڈنڈے والوں کے آگے آگے اور پیسے والوں کے پیچھے پیچھے چلنے کا ''جمہوری کلچر'' چھوڑنا ہوگا، ہمیں اُس وی آئی پی کلچر، اُس دم چھلا سیاست اور اُس طفیلی زندگی پر ہزار بار لعنت بھیجنا ہوگی، کہ جس نے گزشتہ کئی عشروں سے دین کے بہت سے نام لیواؤں کو جاگیرداروں کا مزارع، صنعت کاروں کا ملازم، بیوروکریسی کا آلہ کار اور ساہوکاروں کا مرغِ دست آموز بنا رکھا ہے۔ ہمیں ''مراعات'' کی بھیک اور مفادات کی چھینا جھپٹی چھوڑنا ہوگی۔ ہمیں مساجد، مدارس اور تعلیم قرآن و حدیث کو بہر قیمت بچانا ہوگا۔ ''بہر قیمت'' اس لئے کہ.... زندگی، اعلیٰ اور برتر زندگی، سچی اور مقبول زندگی کی قیمت، بہر حال چکائی جاتی ہے۔ اور اب وہ وقت آ ہی پہنچا ہے۔

یہ حالات موجودہ، جہادی تنظیموں کا رول بہت حد تک ''سوالیہ نشان'' ہوگیا ہے۔ مجاہدین کرام! آپ کو بھی فوری طور پر اپنے رویوں پر نظر ثانی کرنا ہوگی۔ امارتِ اسلامیہ نہیں رہی تو آپ اب کشمیر میں کیا کریں گے؟ جب اقتدار فوج کے پاس ہے، سارا ملک ان کے قبضے میں ہے تو آپ کشمیر میں کیا کر رہے ہیں؟ آپ واپس آجایئے۔ سرحدوں کی ''حفاظت'' بھی فوج کرے گی۔ آپ واپس نہ آئے تو آپ کو ہندو اور ''مسلمان'' دونوں مل کر قتل کریں گے۔ امریکہ و برطانیہ اور دیگر کافر اتحادیوں نے تو آپ کو دہشت گرد قرار دے دیا ہے۔ واجپائی اور امریکہ کی بولی ایک ہوگئی ہے، بلکہ کشمیر کے علاوہ ہر معاملے میں واجپائی اور پاکستانی حکمران متفق و متحد ہوگئے ہیں۔ ان کے نزدیک مسلمان جہاد نہیں دہشت گردی کر رہا ہے۔ پاکستان کو بس معمولی سا اختلاف ہے کہ کشمیر میں دہشت گردی نہیں جہاد ہو رہا ہے۔ جس دن یہ اختلاف امریکہ نے ختم کرادیا، اس دن آپ کہاں کھڑے ہوں گے؟ ایک فیصلہ خلافتِ عثمانیہ کے خاتمے پر آپ کے اور ہمارے مشترکہ اسلاف نے کیا تھا۔ اور اب ایک فیصلہ امارتِ اسلامیہ کے خاتمے پر آپ کو اور ہمیں کرنا ہے۔ نئی سوچ، نئی حکمت اور نئی تدابیر کے ساتھ منظم منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے (آمین)

ملک وزیر غازی ایڈووکیٹ

سقوطِ کابل (ایک تأثر)

۱۶ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو پاکستان پر بجلی گری تھی اور ہم جل کر راکھ ہو گئے تھے۔
یاد کرو! اس وقت ایک فوجی یحییٰ خان نے ملک کو جکڑا ہوا تھا۔
اب کابل ڈوب گیا ہے
بزم عالم میں مسلمان بے آبرو کھڑا ہے
عزت سے محروم، بے لباس!
سوچو! ہم پر یہ ذلت کس نے مسلط کی ہے؟
صرف ایک فرد نے......
جو چودہ کروڑ مسلمانوں کی تقدیر کا مالک بنا ہوا ہے
جو کسی مشورے کا پابند نہیں ہے
جو کسی دستوری ادارے کو تسلیم نہیں کرتا
جو صرف امریکہ کے سامنے جھکتا ہے
نتیجہ....؟
ہم خوار و زبوں ہیں!
ایسے کڑے وقت میں
آؤ! دعا کریں
اے رب کائنات!
ہم پر رحم فرما!
"اے خاصۂ خاصانِ رسل، وقت دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے"

فیض احمد فیض

"کابل"☆

......(؟)......

اب کوئی طبل بجے گا، نہ کوئی شاہسوار
صبحدم موت کی وادی کو روانہ ہوگا
اب کوئی جنگ نہ ہوگی کبھی رات گئے
خون کی آگ کو اشکوں سے بجھانا ہوگا

کوئی دل دھڑکے گا شب بھر نہ کسی آنگن میں
وہم، منحوس پرندے کی طرح آئے گا
سہم، خونخوار درندے کی طرح آئے گا

اب کوئی جنگ نہ ہوگی مے و ساغر لاؤ
خوں لٹانا نہ کبھی اشک بہانا ہوگا
ساقیا! رقص کوئی رقصِ صبا کی صورت
مطربا! کوئی غزل رنگِ حنا کی صورت

....

☆فیض مرحوم کی نظم "سنکیانگ" ____ عنوان کی تبدیلی کے ساتھ!